فضیلت حج

حدیث ابوہریرہ میں بعد ایمان لانے کے اللہ و رسول پر جہاد کو پھر حج
مبرور کو افضل اعمال فرمایا ہے متفق علیہ دوسری روایت میں ارشاد
کیا ہے جسنے حج کیا واسطے اللہ کے پھر رفث و فسق نکیا وہ ایسا پھرا جیسے کہ اسکی
ماں نے آج جنا ہو یعنی پاک متفق علیہ ہے مراد رفث سے بیہودگی کی بات ہے
جیسے ذکر جماع وغیرہ اور مراد فسق سے دشنام دہی وجدال اور برا بات
ساتھ رفقا کے ہے تیسرا لفظ ہے ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ
ہے درمیان کے گناہوں کا اور نہیں ہے بدلا حج مبرور کا مگر جنت متفق علیہ
حج مبرور وہ ہے جس میں خلط کسی گناہ کا نہو حدیث ابن عباس میں عمرہ رمضان
کو برابر حج کے فرمایا ہے متفق علیہ ایک عورت نے پوچھا تھا کہ میرا باپ
بوڑھا ہے سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں فرمایا
ہاں متفق علیہ احادیث میں جس جگہ ذکر حج بدل کا آیا ہے وہاں قریب کا
حج طرف سے قریب کے آیا ہے نہ غریب کا طرف سے غریب کے ایک مرد
نے اپنی بہن کی طرف سے حج کرنے کا سوال کیا تھا فرمایا کر متفق علیہ عائشہ
نے کہا تھا جہادکن الحج متفق علیہ یعنی عورتوں کا جہاد یہی حج ہے لیکن عورت
ایک دن رات کا سفر بغیر ذو محرم کے نکرے متفق علیہ محرم خواہ خاوند ہو
یا اور کوئی ابن مسعود کی حدیث میں فرمایا ہے ملاؤ حج و عمرہ کو کہ یہ دونوں محتاجی

اور گناہون کو ایسے ہی دور کرتے ہین جیسا کہ بھٹی میل لوہے اور سونے
اور چاندی کا دور کرتی ہے نہین ہے واسطے حج مبرور کے کچھ ثواب
بجز جنت رواہ الترمذی والنسائی واحمد ابوہریرہ نے رفعا کہا ہے حاج
و عمار اللہ کے مہمان ہین اگر دعا کرتے ہین تو اللہ قبول کرتا ہے اور اگر
بخشش مانگتے ہین تو اللہ اون کے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابن ماجۃ
دوسرے لفظ انکا یہ ہے جو نکلا حج یا عمرہ یا غزا کرنے کو پھر راہ مین مر گیا تو
لکھتا ہے اللہ واسطے اوس کے اجر غازی وحاج ومعتمر کا رواہ البیہقی
انجام ترک حج حدیث علی مرتضی رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہے جو شخص مالک
ہوا زاد وراحلہ کا جو کہ پہونچادے اوسکو بیت اللہ تک پھر اوسنے حج نہ کیا تو
اب وہ یہودی مرے یا نصرانی رواہ الترمذی یہ حدیث غریب ہے ابو امامہ
کا لفظ رفعا یون ہے جسکو حج سے کسی حاجت ظاہر نے یا سلطان جائر نے
یا مرض حابس نے نہ روکا اور وہ بے حج کیے ہوے مر گیا تو اب چاہے
یہودی مرے یا نصرانی رواہ الدارمی ترک کرنا کسی رکن کا ارکان اسلام
سے مشابہ ہے ساتھ خروج کے ملت سے ولہذا تارک حج کو مشابہ اہل کتاب
کہا ہے اور تارک نماز کو مشابہ مشرک یہ اس لیے کہ یہود و نصاری نماز پڑھتے
ہین اور حج نہین کرتے اور مشرکین عرب حج کرتے تھے اور نماز نہین پڑھتے
مصلحت مرعیہ حج مین اعلای کلمۃ اللہ اور موافقت سنت ابراہیم علیہ السلام

اور ثابت ہے خبر سے کہ فرمایا بیان حضرت عبداللہ ابن عمر سے ہے
ایک شخص نے کہا اے رسول خدا حاجی کون ہے فرمایا گرد آلودہ میلا کچیلا
دوسرے نے کہا کون حج افضل ہے فرمایا عج و ثج یعنی لبیک پکارنا
اونچا کرنا تیسرے نے کہا سبیل کیا ہے فرمایا زاد و راحلہ رواہ فی شرح السنۃ
ثابت ما جعلتہ انبیا علیہم السلام جب حج کرتے نہایت خاکساری و تواضع
اختیار کرتے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حج کیا تو پالان
شتر پر تھا پانچ درہم کی قیمت کا تھا حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے جب تو حاجی
سے ملے تو اوسکو سلام کر اور مصافحہ کر لے اور اوس سے کہہ کہ وہ تیرے لیے
مغفرت مانگے قبل اسکے کہ وہ حاجی اپنے گھر میں داخل ہو رواہ احمد
ف حج کرنا ہر مکلف مستطیع پر فوراً واجب ہے ابن عباس نے رفعاً کہا ہے
جلدی کرو حج میں کوئی تم میں نہیں جانتا کہ اوسکو کیا پیش آئیگا رواہ احمد و دوسرا
لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا رکھتا ہو اوسکو چاہیے کہ جلدی کرے
رواہ ابو داود مکلف قادر جب زاد و راحلہ و امن طریق پائے تو اوسکو حج کرنا
لازم آتا ہے مراد استطاعت سے یہی ہے کذا فی المسوی حاجی پر واجب
ہے کہ نوع حج کو ساتھ نیت کے متعین کرلے حج تین نوع پر ہوتا ہے ایک
تمتع وہ یہ ہے کہ آفاقی حج کے مہینوں میں احرام عمرہ کا باندھ کے مکے میں
پہونچکر اور عمرہ پورا کرکے احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندھے اور

جو ہدی میسر آوے اوسکو ذبح کرے دوسری قران کہ آفاقی حج و عمرہ
دونون کا احرام باندہ کے مین آوے اور اپنے احرام پر افعال حج سے فارغ
ہونے تک باقی رہے اسکو ایک طواف ایک سعی نزدیک اہل مدینہ و
شافعی کے کافی ہے اور نزدیک حنفیہ کے دو دو طواف اور دو سعی بجا لاوے
پہر ہدی ذبح کرے پہر جب مکے سے پہرے طواف وداع کرے تیسرے افراد
یعنی صرف حج یا صرف عمرہ کرے تمتع افضل انواع حج سے ہے حضرت نے حج قران کیا
تہا مگر یہ فرمایا ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الہدی و
لجعلتہا عمرۃ رواہ الشیخان عن جابر احرام میقات معروف سے باندہے
اہل مدینہ کی میقات ذی الحلیفہ ہے اور اہل شام کی جحفہ اور اہل نجد کے
قرن اور اہل یمن و ہند کی یلملم فائدہ اس تاقیت کا یہ ہے کہ احرام میقات
سے تاخیر نکرے اور تقدیم جائز ہے اور جو کوئی میقات کے اندر ہو وہ اوسی
جگہہ سے احرام باندہے یہان تک کہ مکے والے مکے سے احرام باندہین
ف محرم کرتا اور پگڑی اور ٹوپی اور پاجامہ اور کپڑا ورس و زعفران کا
رنگا ہوا نہ پہنے اور نہ موزہ اگر جوتا نہ پاوے تو موزون کو ٹخنے سے نیچے
کاٹ ڈالے اور عورت کا احرام یہ ہے کہ وہ نقاب نہ ڈالے اور دستانہ
نہ پہنے اور نہ جامہ رنگین ورس و زعفران اور وقت احرام باندہنے کے خوشبو
نہ ملے اگر احرام سے پہلے کی خوشبو باقی ہو تو خیر اور بدن کے بال نہ لے

لڑائی جھگڑے اور رفث وفسوق وجدال کرے اور نہ شکار کرے اور نہ خود
کسی کا نکاح کرائے اور نہ شکار کرے اور نہ شکار بتاوے اور اگر محرم نے مارا
تو اوسکی مثل اوس شکار کے بموجب حکم دو عادل کے جزا لازم ہے اور غیر کا
شکار کیا ہوا اگر کہاوے گا اوس صورت مین کہ صید حلال تہا اور اوسنے اوس
محرم کے لیے وہ شکار نہین کیا ہے اور حرم کے درخت کو نہ اوکہیڑے مگر
اذخر کو اور قتل کرنا پانچ فاسقون کا درست ہے کوا چیل بچھو چوہا سگ گزندہ
اور جو شخص درخت کو کاٹے یا پتے جہاڑے اوسکا سلب واسطے چیننے لینے
والے کے درست ہے وج جو ایک جنگل ہے طائف مین وہ بھی حرم ہے
وہان کا صید وخار بہی منع ہے یہی حق ہے بدلیل حدیث مرفوع زبیر ان
صید وج وعضاہہ حرم محرم للہ عزوجل اخرجہ احمد والبخاری فی تاریخہ
وحسنہ الترمذی وصححہ الشافعی فصل حاجی جب مکے پہونچے مضطبع ہو کر
طواف کرے سات شوط کا تین شوط مین رمل کرے یعنی جلد چلے باقی اشواط مین
اپنی چال پر ہے حجر اسود کا بوسہ لے یا چوب سے کچہ سے چہو کر اوس چوب
کو چومے اور رکن یمانی کا استلام کرے یعنی اوسکو ہاتہ لگائے قارن
کو ایک ہی طواف وسعی کافی ہے وقت طواف کے باوضو ہو ستر چہپائے رہے
حائض سوا طواف کے سارے افعال حج کے بجا لاوے وقت طواف کے
ذکر یا تو کرنا مندوب ہے وہ ذکر یہ ہے اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ

فی الدنیا والآخرة ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب
النار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ
اس ذکر کی بہت فضیلت آئی ہے اسی طرح وقت سعی کرنے کے صفا و مروہ
میں ذاکر ہو جب طواف کر چکے مقام ابراہیم میں آکر دو رکعت نفل پڑھے
پہلی رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ہو اللہ پھر آئین حجر کرے خواہ رات ہو یا دن پھر جا کر
استلام رکن کرے حضرت نے اسی طرح کیا تھا رواہ مسلم عن جابر
ف صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کرے اور دعائیں ماثورہ پڑھے
سعی بنص قرآن و حدیث واجب ہے اگر متمتع ہے تو بعد سعی کے حلال
ہو گیا اب ہشتم ذی الحجہ کو اہلال حج کرے اور صبح روز عرفہ کو عرفے میں
لبیک و تکبیر کہتا ہوا آئے اور ظہر و عصر کو جمع کرے اور خطبہ پڑھے پھر عرفے
سے پھر کر مزدلفے میں پہنچکر مغرب و عشا کو ایک اذان و دو اقامت کے ساتھ
بلا سنت جمع کرے اور رات کو رہکر اول وقت نماز صبح پڑھکر مشعر حرام
میں آئے اور وہاں اللہ کا ذکر کرے اور طلوع آفتاب تک ٹھیرا رہے
پھر وہاں سے چلکر بطن محسر میں آئے اصحاب فیل اسی جگہ ہلاک ہوئے
تھے یہ جگہ ایک برزخ ہے درمیان مزدلفہ و منی کے پھر منی کے رستے
چلکر جمرۂ عقبہ پر آکر سات کنکریاں مارے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے
یہ رمی بعد طلوع آفتاب کی کرے مگر بچوں اور بیبیوں کو قبل نکلنے سورج کے جا

پہر قربانی کرنا ہے پہر سر منڈانا یا بال کترانا اب ہر چیز اسکو حلال
ہوئی مگر عورت اور خوشبو ہنوز باقی حج کی بابت کرنا قبل ہونی کے
آخر تک تیرہوین سے پہر منی مین آکر تشریق کی راتون مین رہے اور پہر دن
ایام تشریق مین تینون جمرات کو سات سات حصات کے ساتھ رمی کرے
پہلے جمرۂ دنیا کو پہر وسطی کو پہر جمرۂ عقبہ کو اور جو شخص لوگون کو ساتھ لیکر
حج کرے اوسکو دن نحر کے خطبہ پڑہنا مستحب ہے خطبہ بعد زوال کے پڑہے
یہ دونون خطبے خفیف ہون اور پہلا اور بہی خفیف تر ان خطبون مین روز و
کے مناسک بیان کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ناقۂ عضبا
کے اوپر سوار ہو کر پڑہا تہا اور کہا تہا ان دماءکم واموالکم علیکم حرام کحرمة
یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا الی یوم تلقون ربکم الا هل بلغت قالوا نعم
قال اللهم اشهد فلیبلغ الشاهد الغائب رواه البخاری واحمد عن ابی بکرة پڑہنا
خطبے کا وسط ایام تشریق مین مستحب ہے حاجی دن نحر کے طواف افاضہ کرے
اسکو طواف زیارت بہی کہتے ہین جب اعمال حج سے فارغ ہو تو طواف وداع
کرے ف افضل ہدی بدنہ ہے پہر گاؤ پہر بکری بدنہ و بقرہ طرف سے
سات آدمیون کے کفایت کرتا ہے ہدی والا گوشت اپنی ہدی کا کہاوی
اور بوقت ضرورت اوسپر سوار ہولی اور ہدی کا اشعار کرنا اور اوس کے گلے
مین قلادہ ڈالنا مستحب ہے حضرت نے کوہان شتر کو زخمی کرکے دو پاپوش

اوسکے گلے مین ڈالدیتے تھے اور جو کوئی مکے کو گیا اور اوسنے ہدی بھیجی تو
اوسپر کوئی شے جو محرم پر حرام ہوتی ہے حرام نہین ہوئی ف عمرہ مفردہ
کے لیے احرام میقات سے باندہے میقات عمرے کی تنعیم ہے اور جو شخص
مکے مین ہو وہ مکے سے طرف حل کے نکلے پہر طواف وسعی وحلق یا قصر کرے
اور نزدیک بعض محققین کے واسطے عمرہ کے نکلنا طرف زمین حل کے ضروری
نہین ہے مکے مین جس جگہ ٹہیرا ہو وہان سے احرام باندہکر اعمال عمرہ بجا لاوے
عمرہ سال تمام مین مشروع ہے دلائل ان احکام کی مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین لکہی ہین اور تفصیل ابواب حج و عمرہ کی رسالہ ضوء الشمس اور
رسالہ بذل النفقہ مین مرقوم ہے اور رسالہ رحلۃ الصدیق مین ہر باب کو
مع دلیل جدا جدا لکہا ہے اور بیان حج کا رسالہ ایضاح المحجہ مین اور بیان
عمرے کا رسالہ طراز العمرہ مین بہت لطف کے ساتہہ کیا گیا ہے ف
حدیث متفق علیہ مین ابن عمر سے رفعا سمعا آیا ہے کہ اہلال حضرت کا اس
لفظ سے تہا لبیک اللہم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة
لک والملک لاشریک لک ان کلمات سے زیادہ کچہہ نہ کہتے احرام باندہکر یہی
تلبیہ حج و عمرے مین کہا جاتا ہے جب احرام باندہنا چاہے کپڑے اوتار کر پہنا کرے
اور جامہ احرام پہنے تلبیہ کہے حاجی جب تلبیہ کہتا ہے تو جتنے حجر و شجر و مدر اوسکے
دائین بائین ہوتے ہین وہ سب تلبیہ کہتے ہین انتہای زمین تک بجانب شرق

ذخیرہ رکھے اور حضرت جب طلب کر چکتے اللہ سے سوال رضوان و جنت
کا کرتے اور اوسکی رحمت سے استعفا من النار فرماتے رواہ الشافعی
عن نافع پہر ذی طوی مین پہونچکر صبح کو نہا دہو کر نماز پڑہتے پہر دن کو
مکے مین داخل ہوتے طواف کعبہ مثل نماز کے فرمایا ہے کہ اوسمین بجز کلام خیر
کے کوئی بات چیت نکرے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسنے طواف کیا
اس گہر کا ایک ہفتہ اوسنے گویا ایک بندہ آزاد کیا ہر قدم رکہنے اور اوٹہانے
پر ایک گناہ گہٹتا ہے اور ایک نیکی لکہی جاتی ہے رواہ الترمذی

وقوف عرفہ عائشہ رضا کہتی ہین نہین ہے کوئی دن کہ آزاد کرے
اللہ اوسمین بندے اپنے آگ سے زیادہ تر یوم عرفہ سے اللہ اوس دن
نزدیک ہوکر فرشتون پہ فخر کرتا ہے اور کہتا ہے ما اراد ھولاء یعنی یہ کیا
چاہتے ہین رواہ مسلم مین کہتا ہون کہ مغفرت و رحمت و رضوان چاہتے
ہین مطلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہیے کیا ملے اور حدیث
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے بہتر دعا وہ ہے جو دن عرفے
کے کیجاوے اور بہتر بات جو مینے اور اگلے پیغمبرون نے کہی ہے یہ ہے
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رواہ
الترمذی طلحہ بن عبید اللہ رضا کہتے ہین دیکہا نہین گیا شیطان کسی دن
زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور حقیر اور غصے مین عرفے کے دن سے یہ

اس لیے کہ وہ اللہ کے نزول رحمت اور تجاوز کرنا ان خطا عظیم سے
اوس دن دیکھا ہے

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی ورنہ من از طرف خویش نہایت دورم

حدیث جابر مین فرمایا ہے جب دن عرفے کا ہوتا ہے اوس دن اللہ
آسمان دنیا پر اوترکر فرشتون کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے انظروا
الی عبادی اتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشہدکم انی قد غفرت
لہم فرشتے کہتے ہین یا رب فلان کان یرھق وفلان وفلانۃ اللہ عزوجل
فرماتا ہے قد غفرت لہم حضرت نے کہا فما من یوم اکثر عتیقا من النار من
یوم عرفۃ رواہ فی شرح السنۃ ف عباس بن مرداس نے کہا حضرت نے
تیسرے پہر کو عرفے مین اپنے امت کی لیے دعای مغفرت کی جواب ملا کہ
قد غفرت لہم ما خلا المظالم فانی اخذ للمظلوم منہ کہا ای رب اگر تو چاہے
تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخشدے اوس وقت کچھ جواب نملا صبح کو
مزدلفے مین پھر دعا کی قبول ہوئی حضرت ہنسے ابوبکر و عمر نے پوچھا تو فرمایا
ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی
اخذ التراب فجعل یحثوہ علی راسہ ویدعو بالویل والثبور رواہ ابن ماجہ و
البیہقی ف جسنے احرام حج یا عمرہ کا باندہا پھر کسو یا لنگ ہوگیا یا سخت بیمار
پڑگیا وہ حلال ہو جاے اور سال آئندہ مین حج کرے اسکو اہل سنن نے حجاج

اور حضرت نے نقل کیا ہے بیچ حدیث عیاش بن ربیعہ کے لا تزال
هذه الامة بخير ما عظموا هذه الحرمة حق تعظيمها فاذا ضيعوا ذلك هلكوا
رواه ابن ماجه یعنی ہمیشہ یہ امت بہتر رہیگی جب تک کہ حرمت اس حرم
کی پوری پوری کرتی رہیگی جب اس حرمت کو ضائع کردیگی تو ہلاک ہوجائیگی
حرم مدینہ حرسہا اللہ تعالی علی مرتضی رضا کہتے ہیں جسنے نکالی
مدینہ میں کوئی بدعت یا جگہ دی کسی بدعتی کو اوسپر لعنت ہے اللہ اور ملائکہ
اور سب لوگوں کی قبول نہیں اوس سے صرف اور نہ عدل یعنی نماز نفل و
فرض متفق علیہ اور حدیث سعد میں فرمایا ہے ثابت نہیں رہتا اس جگہ
کی مصیبت و مشقت پر کوئی لیکن ہونگا میں دن قیامت کے شفیع یا شہید
اوسکا رواه مسلم اس جگہ کے تمر و صاع و مد کے لیے دعای برکت کی ہے
رواه مسلم یہ برکت ابتک وہاں نمایاں ہے ولله الحمد یا برکة النبی
تعالی وانزل قرلا تزعلی مکہ مکرمہ کو ابراہیم علیہ السلام نے حرم کیا تھا اسکو ہمارے
حضرت نے حرم ٹھیرایا ہے اس جگہ سلب کرنا قاطع و خابط شجر کا درست ہے
اور کہا المدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ
مکہ و مدینہ میں دجال داخل نہوگا فرشتے اوسکی حراست کرینگے متفق علیہ
کوہ احد کے حق میں فرمایا ہے ہذا جبل یحبنا ونحبه متفق رواه عن سعد
اور فرمایا من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها

رواہ احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اسنادا یعنی
جس شخص سے یہ بات بن سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو اوسکو چاہیے کہ
وہ وہیں جا کر مرے کیونکہ میں شفاعت کرونگا اوسکی جو کوئی کہ اس جگہ
مریگا اللهم ارزقنا شهادة فی سبيلك واجعل موتنا فی بلد رسولك آج
ہشتم جمادی الآخرہ روز سہ شنبہ رسالہ ایک پاس روز میں ختم ہوا
ختم الله لنا بالحسنى وزيادة

